98152 ـ سرمايہ كارى رسيدوں پر انعامى مقابلہ

سوال

سرمايہ كارى سند (الف) اور (ب) اور (جيم) كے ساتھ انعامى مقابلوں ميں شريك ہونے كا حكم كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

سودى بنكوں سے جارى كردہ (الف) اور (ب) اور (جيم) تينوں قسم كى سنديں حرام ہيں، اس سند اور رسيد كا معنى يہ ہے كہ فائدہ كے ساتھ (يعنى سود پر) قرض حاصل كيا گيا ہے، اور يہ تينوں ايك دوسرے سے مختلف ہيں.

پہلى قسم (الف) والى سندوں كا گروپ اس طرح ہے كہ اس كا سود فيصد كے حساب سے ادا كرنا ہو گا، اور اس سود اور فائدہ كو رسيد اور سند كى اصل قيمت كے ساتھ ملا كر اضافہ كيا جائيگا حتى كہ دس برس كے بعد اس رسيد اور سند كى مدت ختم ہو جائے.

اور دو سرى قسم (ب) كے كئى ايك محدود فائدے اور سود ہيں، يہ ہر ماہ يا تين ماہ يا چھ ماہ كى مدت ميں ادا كيا جاتا ہے، يعنى بنك كے ساتھ جس طرح معاہد اور اتفاق ہوا ہو، اور راس المال بالكل اپنى اصل حالت ميں ہى باقى رہتا ہے اس ميں كوئى كمى نہيں ہوتى.

اور يہ دونوں قسميں حرام ہيں، اور يہ سود كے ساتھ مضمون قرض ہے، نہ كہ كسى چيز ميں مضاربت و مشاركت ہے، اور اگر يہ مضاربت بھى ہوتى تو بھى فاسد تھى.

كيونكہ شريعت اسى مضاربت و مشاركت كو مباح نہيں كرتى جس ميں مال والا اپنا مال مضمون ركھے، اور كام كرنے والے كو مال كا مالك محدود مبلغ ادا نہ كرے، اسلامى فقہ اكيڈمى كى مجلس كے فيصلہ ميں درج ہے، يہ قرار قطر ميں 8 ـ 13 ذوالقعدۃ 1423ھ الموافق 11 ـ 16 جنورى 2003 ميں منعقد كردہ اجلاس طے پائى:

" يہ طے شدہ ہے كہ سود اور فائدہ كے ساتھ قرض كا معاہدہ شرعى مضاربت سے مختلف ہے، وہ اس طرح كہ نفع قرض دينے والا كا، اور خسارہ اسے قرض ميں ہوگا، ليكن مضاربت نفع ميں شراكت ہوتى ہے، اور اگر خسارہ ہو

جائے تو بھی اٹھانا ہوتا ہے.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" فروخت کردہ چیز کی ضمان ہے "

اسے احمد اور اصحاب سنن نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

یعنی جو کچھ اس کا فائدہ اور نمو وغیرہ حاصل ہو گا وہ اس کے لیے حلال ہے جو تلف و ہلاك اور عیب کا متحمل ہو گا.

اس حدیث سے فقہاء کرام نے مشہور فقہی قاعدہ استنباط کیا ہے:

" الغنم بالغرم "

جس طرح کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نفع سے منع کیا ہے جس کی ضمانت نہ ہو "

اسے اصحاب السنن نے روایت کیا ہے.

فقہاء کرام کا کئی صدیوں سے اجماع ہے، اور سب مذاہب میں ہے کہ:

مضاربت میں سرمایہ کاری کے منافع کی تحدید کرنی جائز نہیں، اور اسی طرح کمپنیوں میں مقرر رقم یا سرمایہ کاری کرنے والے کی رقم - یعنی راس المال - سے تناسب مقرر کرنا جائز نہیں، کیونکہ اس میں اصل کی ضمان ہے، اور یہ صحیح شرعی دلائل کے مخالف ہے، اور نفع اور خسارہ جو شراکت اور مضاربت کا تقاضا ہے اس کو محدود کرنے کا باعث ہے.

اور یہ اجماع ثابت اور مقرر شدہ ہے، کیونکہ اس کی کوئی بھی مخالفت منقول نہیں، اسی بارہ میں ابن قدامہ رحمہ اللہ اپنی کتاب " المغنی 3 / 34 "میں لکھتے ہیں:

" سب اہل علم اس پر جمع اور متفق ہیں کہ جب شراکت اور مضاربت میں دونوں یا کسی ایك کی جانب سے اپنے لیے معلوم رقم اور درہم کی شرط رکھی تو مشارکت اور مضاربت باطل ہو جائیگی.

اکیڈمی اجماع کے ساتھ یہ فیصلہ کرتی ہے اور مسلمانوں کو حلال کمائی کمانے کی نصیحت کرتی ہے، اور انہیں چاہیے کہ وہ اللہ تعالی اور اس کےرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے ہوئے حرام کمائی سے اجتناب کریں " انتہی.

اور (جیم) گروپ کی سرمایہ کاری سندوں کا فائدہ محدد نہیں، اسے حق ہے کہ جب چاہے وہ اس کی قیمت واپس لے سکتا ہے، اور وقفہ وقفہ سے ان سندوں کے نمبر قرعہ اندازی میں شامل کیے جاتے ہیں، اور یہ قرعہ اندازی شراکت دار کے ساتھ معاہدہ میں مشروط ہے.

وہ اس طرح کہ اگر قرعہ اندازی نہ ہوتی تو اس پروگرام میں سندیں داخل نہ ہوتیں، اور یہ چیز اس کے حکم باقی قسموں کیطرح اسے بھی سودی بنا دیتی ہے، یہ بھی اس قاعدہ " ہر وہ قرض جو نفع لائے وہ سود ہے " میں شامل ہوتی ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

مصری نیشنل بنک سرمایہ کاری کی سند (جیم) جاری کرتا ہے، اور یہ سندیں اس پر مشتمل ہیں کہ بنك سے خریدی جاتی ہیں، اور اس پر ماہانہ قرعہ اندازی کی جاتی ہے، جو سند قرعہ اندازی میں نکل آئے اسے ایك بڑی رقم انعام میں دی جاتی ہے، اور خریدار کو حق ہے کہ وہ اصل سند واپس کر کے کسی بھی وقت اس کی قیمت حاصل کرسکتا ہے، شریعت کے مطابق انعام میں ملنے والی بڑی رقم کا حکم کیا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

اگر تو واقعتا ایسا ہی ہے جیسا بیان کیا گیا ہے تو یہ معاملہ جوا اور قماربازی ہے، جو کہ کبیرہ گناہوں میں شامل ہوتا ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں، ان سے بالکل الگ رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تمہارے آپس میں میں عدوات اور بغض پیدا کر دے اور تمہیں اللہ تعالی کی یاد اور نماز سے روک دے تو اب بھی باز آ جاؤالمآئدۃ (90).

اس لیے جو بھی ایسا معاملہ کر رہا ہے اسے اللہ تعالی کے ہاں توبہ و استغفار کرتے ہوئے اس معاملہ کے لین دین

سے اجتناب کر کے اس سے حاصل کردہ آمدنی سے چھٹکارا حاصل کر لینا چاہیے، امید اللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرمائیگا " انتہی.

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (13 / 301 - 302).

اس کی مکمل تفصیل آپ سوال نمبر (72413) کے جواب میں دیکھ سکتے ہیں.

اسلامی فقہ اکیڈمی کی مجلس کی جانب سے سرمایہ کاری سندوں کی ان تینوں قسموں کی حرمت کی قرار صادر ہو چکی ہے جسے ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رب العالمین و الصلاۃ و السلام علی سیدنا محمد خاتم النبیین و علی آلہ و صحبہ:

سندوں کے متعلق قرار نمبر (62 / 11 / 6):

اسلامی فقہ اکیڈمی کا سعودی عرب کے شہر جدہ میں منعقدہ اجلاس جو 17 - 23 شعبان 1410ھالموافق 14 – 20 مارچ 1990 م تک جاری رہا میں یہ طے کیا گیا:

20 - 24ربیع الثانی 1410 ھ (20 – 24 / 10 / 1989 م) کو مالیہ مارکیٹ کنونشن رباط میں اسلامی فقہ اور اسلامی ریسرچ انسٹیوٹ اور بنك اسلامی کے تعاون اور وزات شؤن اسلامیۃ مغرب کے زیر نگرانی ہونے والے اجلاس میں جو بحث اور توصیات پیش ہوئی تھیں ان کو دیکھنے اور مطالعہ کرنے، اور اس کنونشن میں پیش کردہ نتائج کو دیکھنے، اور یہ معلوم کرنے کے بعد کہ سرمایہ کاری سند کو جاری کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ اس سند کے حامل کو استحقاق کے وقت نامی قیمت ادا کرنے کے ساتھ اتفاق کردہ فائدہ بھی دے جو اس سند کی نامی قیمت کی طرف

منسوب ہے، یا پھر مشروط نفع دے چاہے وہ انعامات کی شکل میں ہوں، یا پھر قرعہ اندازی کے ذریعہ یا مخصوص کردہ مبلغ یا پھر ڈسکاؤنٹ.

مجلس یہ فیصلہ کرتی ہے کہ:

1 ـ وہ سندیں جو فائدہ (سود) کے ساتھ مبلغ ادا کرنے کو لازم کرتی ہیں یا مشروط نفع دیتی ہیں ان کا جاری کرنا، یا خریدنا، یا لین دین کرنا شرعا حرام ہے، کیونہ یہ سودی قرض ہے، چاہے وہ اسے جاری کرنے والا کوئی خاص ادارہ ہو، یا پھر وہ عام ادارہ حکومت کے ساتھ مرتبط ہو، اور اسے سند یا سرمایہ کاری اسٹام یا رسید وغیرہ کا نام دینا کوئی اثر نہیں رکھتا، یا اسے لازم کردہ سودی فائدہ یا نفع یا کمیشن یا واپس لوٹایا جائے کوئی بھی نام اثر نہیں.

2 ـ زرد کوپن والی سندیں اور رسیدیں بھی حرام ہیں کیونکہ انہیں قرض شمار کیا جاتا ہے، اور اس کی فروخت اس کی نامی قیمت سے کم پر ہوتی ہے، اور اس کا مالك اس کے ریٹ کی کمی کے اعتبار سےاس میں فرق سےمستفید ہوتا ہے.

3 ـ اسی طرح انعام والی رسید اور سند بھی حرام ہیں کیونکہ یہ ایسا قرض ہے جس میں سب قرض والوں یا بعض کے اعتبار سے نفع یا زیادہ شرط ہے، نہ کہ تعیین پر، اس پر مستزاد یہ کہ اس میں قمار بازی اور جوے کا شبہ بھی ہے.

4 ـ حرام رسید اور سندوں کے بدلے - جاری کرنے یا خرید و فروخت یا لین دین کرنا - وہ سندیں اور رسیدیں یا اسٹام جو کسی بھی معین منصوبہ یا سرمایہ کاری کام میں مضاربت کی اساس پر قائم ہو، وہ اس طرح کہ اس کے مالکان کو کوئی فائدہ نہ ہو، یا پھر مقرر نفع نہ ہو، بلکہ ان کے لیے اس منصوبہ کے منافع سے اس رسید اور سند کے حساب سے نسبت رکھی گئی ہو، اور انہیں منافع اس وقت ہی حاصل ہو جب حقیقتا منافع آئے.

اس کے متعلق قرار نمبر (5) جو اس اکیڈمی کے چھوتے اجلاس میں قرضہ کی رسید اور سندوں کےمتعلق جاری ہوئی ہے اس سے استفادہ کیا جا سکتا ہے" انتہی.

واللہ اعلم .